ما شاء الله لا قوة الا بالله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجب قادر مطلق ہی جسنی ساری عالم کو لباس ہستی پہنایا اور باوجود بیرنگی کی اس
ڈہنگ سی ہر رنگ مین جلوہ فرمایا رحمت کاملہ نازل ہوا شرف انبیا محمد مصطفی اور
اونکی آل اور اصحاب پر اور ازواج اور احباب پر بعد حمد اور صلوۃ کی فقیر محمد
عبد الحلیم انصاری لکھنوی ابن مولانا محمد امین اسعدہ اوصلہ الی غایۃ متمناہ والتماسہ
کرتا ہی کہ اکثر لوگ پاک حلال اور حرام پوشاک مین امتیاز نہین کرتی ہین اور جس رنگ
کی پوشاک چاہتی ہین پہنکی اکڑتی ہین اسواسطی اس فقیر نی یہ رسالہ جو اس قسم کی
مسائل پر حاوی ہی لکہہ کی **عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس
والحریر** نام کہا اور ایک آغاز اور ایک انجام اور ایک باب پر مرتب کیا آغاز مین چند
مسائل ضروری جسکا جاننا پہلی ضرور ہی لکہی گئی اور باب مین تین فصل کرکے
فصل اول مین ریشمی اور سنہری اور روپہلی کپڑی کی مسائل تحریر کیی گئی اور فصل دوسری
مین [illegible] پہنی جاتی ہین اور استعمال مین آتی ہین اور فصل تیسری مین رنگ کی

بیان ہی اور انجام مین مسائل متفرقہ اور فوائد کا بیان ہی اور امید احباب سی یہہ ہی
کہ اگر صحیح پاوین دعاء خیر سی یاد فرماوین اور اگر غلط پاوین اصلاح سی شاد فرماوین **آغاز**
اسمین چند مسائل ضروری جنکا جاننا پہلی ضروری ہی لکھی گئی **مسئلہ** ستر ڈھانپنا فرض عین
ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت تاکید اسکی فرمائی ہی یہان تک کہ آپ نی فرمایا کہ
اگر اکیلا مکان مین نہاتا ہو تو بہی ننگا نہ نہاوی کہ اللہ تعالی سی بہی شرم چاہئی **مسئلہ**
ابن عباس رضی اللہ عنہما نی فرمایا ہی کہ کہاؤ جو چاہو اور پہنو جو چاہو یعنی خوراک اور پوشاک
حلال مین وسعت جسقدر چاہو کرو لیکن اسراف اور غرور کو دخل نہوی پاوی **مسئلہ** کپڑا چاہئی
کہ وجہ حلال سی ہو اسواسطی کہ جو کپڑا وجہ حرام سی حاصل ہوتا ہی اوسمین نماز فرض اور نفل مقبول
نہین ہوتی ہی **مسئلہ** نماز اچہی کپڑون کی ساتہ ادا کرنا بہتر ہی کہ اسمین ثواب زیادہ ملیگا **مسئلہ**
بیش قیمت نفیس کپڑا استعمال کرنا درست ہی اگر غرور کی راہ سی نہو یعنی جو حال کہ قبل پہنی
اوسکی کی تہا وہی حال بعد پہننی کی بہی رہی ایسا نہو کہ بندگان خدا کو اچہی پوشاک پہنکر
حقیر اور ذلیل سمجہنی لگی کبر اور غرور ہی اور اصحاب آپ کی قیمتی کپڑا استعمال فرماتی تہی اور
امام اعظم نی چادر قیمتی سو دینار کی اوڑہی ہی اور غوث پاک رح نی وہ پوشاک پہنی ہی جسکا
ایک گز ایک دینار کو ملتا تہا اور جس وقت کہ پوشاک اچہی پہنی نیت اظہار نعمت اور ادای
شکر کی رکہی **مسئلہ** بہتر یہ ہی کہ اکثر اوقات شوب یا کپڑا استعمال کری اور بعض اوقات مین
عمدہ بہی پہن لی اور ہر وقت قیمتی کپڑا پہنی نرہی کہ محتاجون کو اذیت ہوگی **مسئلہ** پہٹی کی
پہنا موٹی کپڑی اور پیوند لگی ہوئی کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمانہ خلافت مین پیوند لگی ہوی
کپڑی استعمال کرتی تہی لیکن موٹا کپڑا یا پیوند لگا ہوا بخل کی راہ سی یا اپنا زہد اور ترک دنیا دکہانیکو
پہننا مکروہ ہی اور اگر تواضع اور فروتنی کی راہ سی پہنی گا ثواب پاویگا اور ابو ہریرہ نی روایت

کی کہ نکالا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی ایک کمل پیوند لگا ہوا اور ایک تہبند اور فرمایا کہ جب حضرت کی روح پر فتوح نی پرواز کیا آپ کی بدن مبارک پہ یہی دو کپڑی تھی سبحان اللہ کیا شان تواضع اور انکسار ہی مسئلہ اگر کوئی امیر اپنی یہان آدمی آوی کی ملاقات کیو اسطی پوشاک نفیس پہنا درست ہی مسئلہ مسافر جب اپنی وطن مین داخل ہو بہتر ہی کہ اچھی کپڑی پہنی امام اعظم رحمہ اللہ نی اپنی شاگردون کو فرمایا کہ جب وطن کو جاؤ زینت کرو ساتھ اچھی کپڑونکی مسئلہ اگر کپڑا میلا ہو جاوی دہولانا بہتر ہی آپ نی ایک شخص کی بدن پر میلی کپڑی دیکھی فرمایا کیا اسکو قدرت کپڑا دہولانی کی نہین ہی مسئلہ مکروہ ہے وہ پوشاک جو باعث شہرت اور فخر کی ہو اور مقصود اصلی اوس سے طلب دنیا ہو ابن ماجہ نی روایت کی ہی کہ فرمایا آپ نی جو پہنیگا پوشاک شہرت کی پہنا ویگا اللہ تعالی اوسکو قیامت کی دن پوشاک ذلت کی مسئلہ کپڑی فاسقونکی اور کافرونکی پاک ہین جب تلک کہ نجاست یقینی نہو اور تجنیس مین ہے کہ کافرونکی پائجامہ مین نماز مکروہ ہے اس واسطی کہ وہی لوگ استنجا نہین کرتی ہین مسئلہ جو عورت کہ مرد کی خاص پوشاک پہنی یا جو مرد کہ عورت کی خاص پوشاک پہنی آپ نی اونکی حق مین لعنت فرمائی ہی اور عمامہ کی طرح کئی پیچ اوڑہنی کی سر پر لپیٹنی سے عورتونکو منع فرمایا ہی کہ اسمین مشابہت ساتھ مردونکی ہوتی ہی مسئلہ اگر پوشاک مین تصویرین جاندار کی ہون محتسب کو ممانعت چاہئی اور نماز ایسی پوشاک کی ساتھ مکروہ ہی اور فرش اور تکیہ مین اگر تصویرین ہون کچھ مضائقہ نہین ہے اور بعضی اس سی بہی منع کرتی ہین مسئلہ کافر ذمی اگر پوشاک مین علماء اور صلحاء کی ساتھ مشابہت کری محتسب اوسکو منع کری مسئلہ ناپاک کپڑا غیر حالت نماز مین پہنا درست نہین ہی مگر جبکہ سوای اوسکی اور کپڑا میسر نہو کذا فی فضلا

اور مستحب اور در مختار میں ہی کہتا ایک کپڑا پہنتا غیر وقت نماز میں جائز ہی اور یہی
قول مطابق ہی معمول کی مسئلہ جس چیز کا پہنتا مرد کو مکروہ یا حرام ہی اوسکا پہنانا
غلام کو اور لڑکونکو بہی وہی حکم رکہتا ہی اور گناہ پہنانی والی پر ہی مسئلہ سنت یہ ہی
کہ کپڑا پہننی میں شروع داہنی طرف سی کری مثلاً جبہ اور کرتا اور مانند اوسکی میں اول
داہنا ہاتہ داہنی آستین میں ڈالی پہر بایان ہاتہ بائین آستین میں ڈالی اور چادر
اور کمل وغیرہ میں سنت یہ ہی کہ داہنی ہاتہ سی بائین مونڈہی پہ ڈالی جیسا کہ معروف ہی
اور پائجامہ پہننی میں بہی ابتدا داہنی پائچہ سی کری اور کپڑا اوتارنی میں ابتدا بائین
طرف سی کری باب اس مین تین فصل ہین فصل اول اس مین ریشمی اور سنہری
اور روپہلی کپڑی کی مسائل کا ذکر ہی مسئلہ مرد یعنی ریشمی کپڑا پہننا جس کا تانا بانا ہو
ریشم کا ہو عورتون کو درست ہی اور مردونکو حرام ہی ابرہ ہو خواہ استر بدن سی ملا ہو یا بدن
اور اوسکی درمیان مین کوئی اور کپڑا حائل ہو اور یہی مذہب صحیح ہی اور ایک روایت
امام اعظم رحمۃ اللہ سی ہی کہ اگر بدن اور اوس ریشمی مین کوئی اور کپڑا حائل ہو حرام نہین
ہی اور صاحبین کے نزدیک لڑائی مین ریشمی کپڑا پہننا درست ہی اگر سنگین ہو کہ ہتیار کی
ضرر کو دفع کری اور امام اعظم رح کی نزدیک لڑائی مین بہی درست نہین ہی سنگین ہو یا
پتلی اور آپ نی بسبب عذر کی ریشمی کپڑی کی اجازت دی ہی ترمذی نی روایت کی
انس رضی اللہ عنہ سی کہ عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام نی شکایت جون
کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک لڑائی مین کی تب آپ نی ریشمی کرتی کی
اجازت دی اور ایک روایت مین ہی کہ اونہون نی شکایت خارش کی آپ کی حضور
مین کی تہی اس سبب سی آپ نی اجازت دی اور حموی نی نقل کی ہی کہ اجازت

مشروعیت کی خاص تھیں دو صحابی کی واسطی تھی اور یہ حکم عام نہیں ہو سکتا مسئلہ بقدر
چار انگشت کی سنجاف ریشمی لگانا درست ہی اکثر فقہا چار انگشت ملی ہوی اعتبار کرتی ہین
اور بعضی پھیلی ہوی اور بعضی متوسط آپ ہی سنجاف ریشمی لگا مراحبہ پہنا ہی مسئلہ
قنیہ مین لکھا ہی کہ وہ عمامہ کہ جسکا کنارہ ریشمی بقدر ایک بالشت کی ہو اوسکی استعمال مین
رخصت ہی مسئلہ ظاہر روایت ہی کہ اگر کپڑی مین کسی جگہ ریشمی نقش و نگار گل بوٹی
داریان ہون اس صورت مین جمع نکر نیکی اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر عمامہ مین جمع
کر نیکی مسئلہ جو کپڑا کہ سونی یا چاندی کی تاسی بنا ہو بقدر چار انگشت کی درست ہی اور
زیادہ حرام مسئلہ فرمایا امام ابو یوسف نی جس کپڑی مین سونی یا چاندی سی کچھ لکھا ہو
پہنا مرد کو اوسکا اونچ نہین ہے اور ینابیع مین ہی کہ کچھ مضائقہ نہین ہے اوسکی پہننی مین مسئلہ
کپڑا سیا ریشم سی درست ہی مسئلہ جس کپڑی کپشیدہ ہو ریشم کا اوسکا پہنا درست ہی مسئلہ
جس کپڑی پر سونی یا چاندی کی متفرق بوٹیان ہون اوسکا استعمال مکروہ نہین ہے
مسئلہ زیون پر حریر کا باندھنا جس قدر ہو درست ہی کچہ قید چار انگشت کی نہین ہے
مسئلہ صحیح یہی ہی کہ مکروہ ہی ازار بند ریشمی کا اور بعضون نی کہا ہی کچہ مضائقہ
نہین ہے اور تاتارخانیہ مین لکھا ہی کہ اگر سلتہ ازار بند ریشمی کے نماز پڑہی جاوی نماز درست
ہو گی مگر وہ شخص مسئی ہو گا مسئلہ موری بند ریشمی مکروہ ہی مسئلہ پائجامہ کی میانی
اگر ریشمی کپڑی کی ہو درست ہی مسئلہ مکروہ ہی ٹوپی ریشمی اگرچہ ہو نیچی عمامہ کی مسئلہ
مکروہ ہے ٹوپی سونی کی اور چاندی کی اور ٹوپی کپڑی کی جس پر سلائی ہو ریشم کی کثرت سی یا سونی یا
چاندی کی سلائی ہو زیادہ مقدار چار انگشت سی اور کچہ مضائقہ نہین ہے گکہ عمامہ اور ٹوپی کی
کناری پر بقدر چار انگشت کی یہ چیزین ہون کذا فی السراجیہ مسئلہ مکروہ ہی استر ٹوپی کا ریشمی مسئلہ

[illegible]

مکروہ ہی سیپی یا متوا ریشمی لگانا اگر ازار بند وغیرہ میں بندھا ہوا ور اگر گھر میں رکھا یا لٹکتا ہو مکروہ
نہیں ہے کذا فی قرۃ الانظار مسئلہ اختلاف کیا ہی علمانی زخم کی پٹی میں جو ریشمی ہو مسئلہ
بیل سنہری یا روپہلی لگانا درست ہی مسئلہ کپڑا سیاہ ریشمی آنکھوں پر باندھنا بسبب عذر
بر درد چشم وغیرہ کی درست ہی مسئلہ بستر ریشمی یا گھنڈیان ریشمی یا سنہری یا روپہلی لگانا کچھ
مضائقہ نہیں ہے اسواسطی کہ یہ چیزیں تابع ہیں مسئلہ کہ یہ ہی لحاف ریشمی استعمال کرنا کذا
فی اشعۃ اللمعات مسئلہ ریشمی کپڑی کا تکیہ لگانا اور اوسکا بچھانا اور اوسپر سونا درست ہی
اور کہا صاحبین اور شافعی اور مالک علیہم الرحمۃ نی کہ حرام ہی مسئلہ ریشمی مسند پر بیٹھنا
درست ہی اور بعضی روایت میں مکروہ ہی مسئلہ باریک وہ ریشمی کپڑیکا مچھر مکھی کی
کیواسطی مسہری وغیرہ میں یا ریشمی پردی دروازوں اور دیواروں پر لٹکانا کچھ مضائقہ
نہیں ہے اور کہا صاحبین نے کہ مکروہ ہی اور مجتبی میں لکھا ہی کہ مکان کو ریشمی کپڑی
سی زینت دینا اگرچہ چاندی سونی کی برتن سی تجمل کرنا بغیر نیت تفاخر اور غرور کی درست ہی
اگرچہ کھانا پینا چاندی سونی کی برتن میں منع ہی مسئلہ درست ہی دلال کو ریشمی کپڑا
مونڈھوں پر ڈالنا بیچنی کی واسطی اور بعضی منع کرتی ہیں اور فخر اور تکبر کی راہ سی ریشمی
چادر مونڈھوں پر ڈالنا منع ہی مسئلہ جا نماز ریشمی پر نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے
اسواسطی کہ ریشمی کا پہننا حرام ہی اور ہر طرح سی نفع لینا منع نہیں ہی مسئلہ ریشمی کپڑا
کسی کافر کو بطور ہدیہ کی بھیجنا درست ہی مسئلہ ریشمی کپڑی کا بیچنا اور اوسکی دام سی فائدہ
لینا درست ہی مسئلہ معجون میں اگر ریشم ملا کی کھاویں درست ہی مسئلہ استر اور
ابرہ کی بیچ میں بجای روئی کی اگر ریشم بھرا ہو درست ہی مسئلہ مرد کی کفن میں چادر ریشمی
دینا مکروہ ہی مسئلہ کمربند ریشمی استعمال کرنا نہیں درست ہی اور جس کمربند کا وسط ریشمی ہو

اوسکا استعمال بہی نہین درست ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر عرض اوسکا چار انگشت کا
کم ہو تو درست ہی مسئلہ نہین مضائقہ ہی اوس کپڑیکا جس کا تانا ریشم کا ہو اور بانا غیر ریشم کا
اون کا خواہ سوت کا اور اگر بانا ریشم کا اور تانا غیر ریشم کا ہو غیر حالت لڑائی مین نہین درست ہی
اور حالت لڑائی مین درست ہی اور اگر بانی مین ریشم اور غیر ریشم ملا ہو تو ظاہر یہ ہی کہ اعتبار
اکثر کا ہی اگر ریشم زیادہ ہو تو حرام ہی اور اگر غیر ریشم زیادہ ہو تو درست ہی مسئلہ اگر کسی کو
معلوم نہیں ہے کہ ریشمی کپڑا حرام ہی اور اوسنی پہنا لائق اوسکی تعزیر کا ہوا اور جب محتسب لوگ اوسکو
اوتارنی کو فرماوی فورًا اوتاری مسئلہ کسی کو پوشاک ریشمی پہنی ہوی اگر دیکہین تو دیکہنی والے
کو لائق ہی کہ منع کری اگر قدرت ہو ورنہ دل سی برا جانی **فصل دوسری** اس فصل
مین جو چیزین کہ اکثر پہنی جاتی ہین اور استعمال مین آتی ہین اونکا ذکر ہی **عمامہ** باندہنا
عمامہ کا سنت ہی اور حضرت نی فرمایا ہی کہ تم لوگ عمامہ سر پر باندہو کہ یہ طور فرشتونکا
اور آپ کا عمامہ اکثر اوقات سفید ہوتا تہا اور بعد فتح مکہ کی جب آپ مکہ مین تشریف
لائی ہین آپ کی سر پر عمامہ سیاہ تہا اور کبہی سبز عمامہ بہی آپ نی باندہا ہی اور آپ
عمامہ کو گرد گنبد نما باندہتی تہی جیسا کہ دستور علما اور شرفا عرب کا ہی اور مکان مین
جب آپ تشریف رکہتی تہی تو عمامہ سات یا آٹہہ گز کا ہوتا تہا اور نماز پنج وقتی مین بارہ گز
اور عیدین اور جمعہ کو چودہ گز اور لڑائی کی زمانی مین پندرہ گز کا ہوتا تہا اور متاخرین نی
بادشاہ و قاضی مفتی فقیہ مشائخ غازی کی واسطی بلحاظ وقار کی اکتیس گز تک کی اجازت
دی ہی اور اوقی واسطی عمامہ کی سات گز ہی اور گز معتبر بمقدار چوبیس اونگلی کی ہی کذا
قال الشیخ الدہلوی اور در مختار مین ہے کہ گز کپڑی کا سات مٹہی کا ہوتا ہی اور بعض عمامہ
کا آدہ گز جا ہی اگر کچہہ کم زیادہ ہو مضائقہ نہین ہی اور سنت یہ ہی کہ کہڑا ہو کر قبلہ

ایکطرف کرکی ساتھ طہارت کی عمامہ سر پر باندھی اور بیٹھکر عمامہ نہ باندھی ہان اگر لنجہ ہو یا کچھ
دوسرا عذر رکہتا ہو تو مضائقہ نہین ہے اور پانی یا آئینہ مین دیکھکی درست کر لیوی اور عمامہ کو
یکبارگی نہ کہولی بلکہ جیسا پیچ بہ پیچ باندھا تہا ویسا ہی کہولی اور پیچہی سر کی شملہ یعنی عمامہ کا
سرا لٹکانا مستحب ہی شملہ لٹکانی مین ثواب ہی اور نہ لٹکانی مین گناہ نہین ہی اور تحقیق
یہ ہی کہ شملہ لٹکانا سنت موکدہ نہین ہے اگرچہ بعضی فقہا نی سنت موکدہ لکہا ہی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی شملہ لٹکایا ہی اور کبہی نہین اور اکثر شملہ حضرت کا پیچہی کی
ہوتا تہا مونڈہون کی بیچ مین اور کبہی داہنی طرف اور بائین طرف لٹکانا بدعت ہی اور کبہی
حضرت ایکطرف عمامہ کا لٹکاتی اور ایکطرف اوسی مین کہوس لیتی اور کبہی دونون سری درمیان
مونڈہون کی لٹکاتی اور لیجانا شملہ کا نیچی کردنکی ہی بعضی آثار مین وارد ہوا ہی اور کم سی
کم اندازہ شملہ کا چار انگشت ہی اور فتاوی حجت مین لکہا ہی کہ شملہ کی مقدار سلف سے قاضی کو
پینتیس انگشت چاہیی اور خطیب کو اکیس اور عالم کو ستائیس اور طالب علم کو دس اور صوفی کو
سات اور عوام کو چار انگشت اور شیخ عبد الحق دہلوی نی لکہا ہی کہ اکثر مقدار شملہ کی ایک ہاتہہ
ہی اور بہت لمبا کرنا شملہ کا بدعت اور اسراف ہی اور اگر اسمین غرور کرو خلل ہو تو حرام ہی
اور تخصیص لٹکانی شملہ کی خاص نماز کیوقت موافق سنت کی نہین ہے اور عمامہ کی ساتھ
نماز بہتر ہی اور بغیر عمامہ کی مکروہ نہین ہوتی ہی **ٹوپی** دو قسم پر ہی ایک وہ کہ سر سے
ملی رہی اونچی نرہی آپ کی اصحاب نی ایسی ٹوپی سر پر رکہی ہی دوسری وہ کہ سری
ملی نرہی اونچی ہی بعضی مشائخ نی سر پر ایسی ٹوپی رکہی ہی اور کبہی آپ ٹوپی کو
عمامہ کی نیچی رکہتی اور کبہی عمامہ بی ٹوپی کی باندہتی اور کبہی ٹوپی بی عمامہ کی رکہتی
اور ٹوپی تہوری بعضی سلف نی سر پر رکہی ہی خود اسکو عربی مین مغفر کہتی ہین جب

آپ مکہ مین بعد فتح کی تشریف لائی ہین سر پر آپ کی خود رکہا تہا کرتا پہنا کرتی کا سب سی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکہتی تہی کرتی کو سب کپڑون سی زیادہ اور جب آپ کرتا
پہنتی تہی پہلی داہنا ہاتہ آستین مین ڈالتی تہی پہر بایان اور آپ کی کرتی مین گہنڈیان لگتی
تہین اور کبہی آپ گہنڈیان کہولکی ہی بیٹہتی تہی اور آپ کی کرتی کا چاک گریبان بیچ بیچ
سینہ مبارک پر ہوتا تہا اور جو لوگ اسکو بدعت کہتی ہین علم حدیث سی واقف نہین ہین
اور بعضی دیار عجم مین چاک گریبان سینہ پر کرنا عادت عورتونکی ہی اسواسطی بعضی فقہا
مردونکو چاک گریبان سینہ پر کرنا اسواسطی مشابہت کی مکروہ کہتی ہین لیکن یہ قول بہتر نہین ہی
اسواسطی کہ یہ عادت نئی ہی کچہ قدیمی بات نہین ہی جس کا اعتبار ہو اور بعضی فقہا چاک
کرتی کا دونو مونڈہون پر تجویز کرتی ہین مگر سند قوی اس امر کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کبہی مونڈہون پر چاک کیا ہی موافق علما حدیث کی نہین پائی جاتی اور صحابہ اور
تابعین کرتا اور جبہ فراخ اور کشادہ پہنتی تہی تا ہیبت ہو دشمنونکی نظر مین اسواسطی کہ
بسبب ریاضت اور عبادت کی بدن ان حضرات کی لاغر تہی جامہ آپ نی دو مرتبہ جامہ
پہنا ہی ایک مرتبہ نجاشی بادشاہ حبشہ نی بطریق ہدیہ کی حضرت کی حضور مین بہیجا تہا
حضرت نی پہن کر جعفر طیار کو عطا کیا اور دوسری مرتبہ ہدایا ہی یمن سی آیا تہا حضرت نی
اوسی پہن کر دحیہ کلبی کو عنایت فرمایا آگی کو گریبان اور علاوہ بند ہنی کا داہنی طرف تہا اور
یہی دستور گریبان کا زمانہ صحابہ مین تہا اور زمان عمر بن عبد العزیز مین ایک شخص گواہی
ادا کرنی کو آیا اور روی گریبان اوسکا بائین جانب تہا قاضی نی اوسکی گواہی نہین
قبول کی اور جو لوگ کہ روی گریبان کو داہنی طرف کرنا بدعت کہتی ہین اونکی نافہمی ہی
قبا یعنی چپکن مشہور ہی عرب اور عجم مین اور اکثر استعمال اسکا عجم مین ہے اور وہ ایک پوشاک

دو انگوٹھی یا زیادہ پہننا مکروہ ہی اور کئی انگوٹھی بنانا اور ہر ایک کو نوبت بنوبت پہننا درست
ہی اور دو یا تین نگ کی انگوٹھی مرد کو پہننا مکروہ ہی اس قسم کی انگوٹھی عورتونکو درست ہے
اور مرد ایک نگ والی انگوٹھی پہنی اور بہتر یہ ہی کہ نگینہ انگوٹھی کا ہتیلی کیطرف ہو کہ اس مین
زینت کم ہی اور اگر ہتیلی کی پشت کی طرف ہو کچھ مضایقہ نہین ہی اور عورت جس طرف
چاہی نگینہ رکھی اور سراجیہ مین لکھا ہی کہ بائین ہاتہ کی چہونگلیا مین انگوٹھی پہنی اور داہنی ہاتہ
مین نہ پہنی کہ اسمین مشابہت ہی ساتہ روافض کی اور اصل یہ بات ہی کہ مشابہت سی
کچھ مضر و کار نہین ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوائل مین انگوٹھی داہنی ہاتہ مین پہنی تہی
پہر آپ نی اس فعل کو بدل ڈالا اور عادت اخیر حضرت کی یہ ٹہہری کہ آپ بائین ہاتہ مین پہنتی تہے
بیہقی اور بغوی وغیرہ نی اس کی تصریح کی ہی مگر بعضی فقہا دونون ہاتہ مین پہننا
برابر درست لکہتی ہین واللہ اعلم اور بیچ کی اونگلی یا کلمہ کی اونگلی مین انگوٹھی پہنی سی آپ نی
منع فرمایا اور چہونگلیا کی پاس کے اونگلی یا انگوٹھی مین پہنی کی کوئی روایت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ سی منقول نہین ہی اور شرح سفر السعادت مین مکروہ
لکہا ہی اور مکروہ ہی مرد اور عورت کو انگوٹھی لوہی کی پہننا یا پیتل کی ایک شخص لوہی کے
انگوٹھی پہنی تہا آپ نی فرمایا یہ زیور ہی دوزخیونکا اور ایک شخص پیتل کی پہنی تہا آپنے
فرمایا کہ مین پاتا ہون تجہسی بو بتونکی کیونکہ بت پیتل کی بنتی تہی اور انگوٹھی عقیق اور سنگ
یشم کی پہننا صحیح یہ ہی کہ درست ہی اور بعضی منع کرتی ہین اور سوای عقیق او یشم کی اور قسم کی
پتہر کی انگوٹھی پہننا درست نہین ہے اور مکروہ ہی انگوٹھی تانبی یا رانگی کی مرد کو اور عورت کو
اور ہڈی کی انگوٹھی درست ہی کذا فی الغرائب اور نگینہ اگر یاقوت یا عقیق وغیرہ کا ہو درست
ہی اور پتہر کی نگینہ مین سونی کی کیل جڑنا نگینہ کی مضبوطی واسطی درست ہے اسواسطی کہ اعتبار

حلقی کا ہی نگینہ کا نہیں ہے اور نگینہ مین آدمی یا کسی جاندار کی صورت نہ کہدوانا چاہیے
اپنا نام کہدوا دی اور چاہی خدا کا نام یا اور کچہ کہدوا وی لیکن اگر خدا یا رسول کا نام یا کوئی
آیت قرآن کی کہدوا وی تو انگوٹہی کو پاخانہ مین نہ لیجاوی امام ابو حنیفہ کی انگوٹہی پر یہ
نقش تہا قُلِ الخَیرَ وَاِلّا فَاسکُت یعنی بات اچہی کہہ ورنہ چپ رہ اور امام ابو یوسف
کی انگوٹہی پر یہ تہا مَن عَمِلَ بِرَأیِہٖ فَقَد نَدِمَ یعنی جسنی عمل اپنی صلاح پر کیا وہ
شرمندہ ہوا اور امام محمد کی انگوٹہی پر یہ تہا مَن صَبَرَ ظَفَرَ یعنی جسنی صبر کیا اوسنی
فتح پائی اور امام شافعی کی انگوٹہی پر یہ تہا اَلرَّاحَۃُ فِی القَنَاعَۃِ یعنی چین قناعت
مین ہی زیور مرد کو زیور چاندی کا یا سونی کا پہننا حرام ہی اور گہنگہرو اور جو زیور کہ
آواز دیوی عورتونکو پہننا نچاہیی حضرت زبیر کی بیٹی اس قسم کا زیور پاؤن مین پہنی
تہیں حضرت عمر نی اوسی کٹوایا اور کان مین حلقی تہی بالیان اور اونگلیون مین انگوٹہی
چہلی اور ہاتہ مین کنگن اور گلی مین طوق اور ناک مین نتہہ اور جس قسم کا زیور ہو
عورت کو پہننا درست ہی چاندی کا ہو یا سونی کا اور بعضی احادیث مین جو ابو داؤد
اور نسائی نی روایت کی ہین وارد ہوا ہی کہ اگر عورت زیور سونی کا پہنیگی تو عذاب
کی جاویگی قیامت کی دن آگ سی صرف وہ چاندی کا زیور پہنی سو اس قسم کی حدیثین
منسوخ ہین ابو موسی اشعری نی روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سونی ریشمی کو عورتونکی واسطی حلال کیا تصریح اسکی سنن ابو داود کی شرح مین ہے
اور ہندوستان مین دستور ہی کہ عورتین بعد مرنی شوہر کی سب طرح کا زیور پہنتی
ہین مگر نتہہ کہ اسی ہرگز نہین پہنتی ہین اور بحالت حیوۃ شوہر کی نتہہ کا پہننا ضرور سے
جانتی ہین یہان تک کہ اوسکی نہ پہننی مین بد فالی اور بد شگونی سمجہتی ہین یہ بات محض

بھی اصل ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ شگون بد لینا شرک ہی غلام کی
گردن مین طوق لوہی کا ڈالنا تا بھاگ نہ جاوی کہ وہ سر نہ ہلا سکی مکروہ ہی البتہ بھاگ گئی کی ڈر
سی غلام کو قید کرنا درست ہی جواہر موتی اور یاقوت اور زمرد پہننا مرد کو حرام ہی
جوان ہو یا لڑکا یہ سب زیور عورتوں کی ہین کذا فی الدر المختار اور سراجیہ مین ہی کہ پہننا جواہر
اور لڑکونکو درست لکھا ہی اور نگینہ یاقوت کا حال اوپر مذکور ہوا کمبل اوڑھنا کملی کا سنت
ہی حضرت نے اوڑھا ہی ترمذی نے یہ روایت کی ہی اور پہلی پوشاک اون کی حضرت
سلیمان علیہ السلام نے پہنی ہی اور فقہا ایک حدیث روایت کرتے ہین کہ فرمایا نبی
کہ اپنی دلونکو روشن کرو ساتھ لباس اون کی اور حرام ہی لباس اون کا پہن کر اپنی کو
درویش ظاہر کرنا جیسا کہ عادت مشائخ بے مغز کی ہی چادر اوڑھنا چادر کا اور سر کو
اوس سے ڈھانپنا درست ہی صحابہ اور مشائخ نے ایسا کیا ہی مذہب اکثرونکا یہی ہی اور
بعضی کہتے ہین کہ دھوپ یا ہوا تیز چلنے کی وقت یا اور کوئی ضرورت ہو تب سر ڈھانپے
اور بے ضرورت نہ ڈھانپے اور آپ کی چادر چھہ گز کی یعنی اور تین گز ایک بالشت کی چوڑی
تھی اور گز دو بالشت کا اور آپ نے چادر داہنی بغل سے نکال کر بائین کندھے پر ڈالی ہی
اور چادر ہو خواہ کمیص اوسکی ڈوری باندھنا درست ہی اور مکروہ ہی چادر یا کمبل اوڑھنا
اسطرح کہ داہنی طرف سے بائین کندھے پر ڈالکی گردن کی طرف سے داہنی ہاتھ اور داہنے
کندھے پر لانا اور دونون ہاتھون کو ڈھانپ لینا اور مکروہ ہی احتبا یعنی سرین پر بیٹھنا
اور دونون پاؤن پیٹ مین ملاکی ہاتھ یا کپڑے سے پیٹھ سمیت باندھنا اور شرمگاہ پر دوسرا
کپڑا نہو اور اگر شرمگاہ پر دوسرا کپڑا ہو تو مکروہ نہین بلکہ سنت ہی کمر بند یا بند بنا کر بند کا
درست ہی اور مجتبی مین لکھا ہی کہ نہین مکروہ ہی کمربند مین حلقہ دینی اور تانبی اور

ہریکا اور بعضون کی نزدیک مکروہ ہی تہ بند ازار یعنی تہبند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی ناف کی اوپر سی گہٹنون کی نیچی ٹخنون کی اوپر رہتی تہی اور سنت یہ ہی کہ آدہی پنڈلی
تک ہو اور نیچی اس سی ٹخنون تک درست ہی اور اگر ٹخنون کی نیچی ہو غرور اور تکبر کی
راہ سی تو برا گناہ ہی ترمذی نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کی ہی کہ آپ نی فرمایا ہی
ایسی لوگون کی طرف پروردگار نگاہ رحمت سی قیامت کی دن نہ دیکہیگا اور ابو داود نی
روایت کی ہی کہ اللہ تعالی ایسی لوگونکی نماز نہین قبول فرماتا ہی اور اگر ٹخنون کی نیچی
بیماری یا سردی کی عذر سی ہو کچہ مضائقہ نہین ہی اور اگر بی عذر اور بی غرور کے ہو
مکروہ تنزیہی ہی اور آپ کی تہبند چار گز ایک بالشت کی لنبی اور دو گز ایک بالشت کے
چوڑی ہوتی تہی اور گز دو بالشت کا اور حکم پائجامہ اور دامن قبا اور کرتہ وغیرہ کا بہی یہی
ہی کہ ٹخنون کی نیچی نہو اور عورتونکو چاہئی کہ مردونسی اونکی ازار زیادہ نیچی ہو کہ بشت
قدم چہپ جاوی پائجامہ آپ کی پائجامہ پہنئی مین اختلاف ہی شمنی نی شرح شفا مین
نقل کی کہ حضرت نی پہنا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت نی نہین پہنا مگر مکہ
مین مول لیا ہی اور فرمایا کہ اسمین ستر خوب ہی اور صحابہ نی حضرت کی زمانی مین
پائجامہ پہنا ہی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جس روز شہید ہوی پائجامہ پہنی
ہوتی تہی اور ایجاد پائجامہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سی ہی اور ترمذی نی ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ جس روز حضرت موسی علیہ السلام اور پروردگار
سی باتین ہوئی تہین اوس روز حضرت موسی علیہ السلام پائجامہ اونکا پہنی تہی اور بعضی
روایت مین آیا ہی کہ آپ نی فرمایا عورتون کو پائجامہ پہناؤ کہ اسمین حفاظت ہی اور بہتر
یہ ہی کہ پائجامہ بیٹہ کر پہنی لنگوٹ آپ کی نسبت لنگوٹ لگانا ثابت نہین ہوا لیکن

درست ہی اور یہی حکم ہی جانگہیا کا جوتا پہننا جوتی کا سنت ہی اور آپ کا جوتا صاف چمڑی
کا ہوتا تہا بال سی پاک کیا ہوا اور طبرانی نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کی ہی
کہ زرد رنگ کا جوتا پہننا رنج کو دور کرتا ہی اور خوشی لاتا ہی اور کہڑاؤن کا پہننا آپ سی
ثابت نہین ہوا ہی اور حضرت کی نعلین مبارک مین ہر نعل مین دو دو تسمی لگی تہی ایک تسمہ
انگوٹہی اور اوسکی پاس والی اونگلی کی بیچ مین اور دوسرا تسمہ بیچ کی اونگلی اور اوسکی
پاس والی اونگلی کی بیچ مین اور یہ دونون تسمی لگی ہوی تہی شراک مین اور شراک نام ہے
اوسکا جو بطور پٹی کی پشت پا پر لگاتی ہین اور وہ شراک حضرت کا دوتہ کا تہا اور قبل ہجرت
کی ایام عسرت مین حضرت ننگی پاؤن بہی چلی ہین اور ابتداء زمان نبوت سی تا آخر حیات
کبہی حضرت ننگی پاؤن نہین چلی مگر عبادت کی جگہ مین اور مکروہ ہی چلنا اسطرح کہ ایک پاؤن
ننگا ہو اور ایک پاؤن مین جوتا ہو واسطی اسکی کہ یہ چال کفار کی خلاف ہی اور حضرت جو اسطرح چلی ہین
یا کسی سبب سی یہ چلنا ہوگا یا واسطی بیان اسکی کہ یہ چال حرام نہین ہے مگر بہتر یہ ہی کہ
دونون پاؤن مین جوتا ہو اور بعضی صلحا گلی کوچہ مین ننگی پاؤن پہرنا اختیار کرتی
ہین یہ خلاف سنت ہی اگر تواضع اور انکسار کی راہ سی جنگل مین ہو یا بسبب عسرت کی
جوتا میسر نہو تو کچہ مضائقہ نہین ہی اور منع فرمایا حضرت نی کہڑی کہڑی جوتا پہننی سی
لیکن محدثون نی لکہا ہی کہ یہ منع اوس وقت ہی کہ کہڑی کہڑی پہننی مین تکلیف ہو
اور بہتر یہ ہی کہ جوتا پہننی کیوقت پہلی داہنا پاؤن جوتی مین ڈالی اور اوتارنی کیوقت
پہلی بایان پاؤن نکالی اور جب بیٹہی کسی مجلس مین جوتا اوتار لی اور اگر جوتا پاک ہو
اوسکو پہنی ہوی نماز درست ہی اور جوتی مین نعل لگانا درست ہی امام ابو یوسف
کی جوتی مین کیلین لوہی کی لگی تہین موزہ سیاہ موزہ پہننا سنت ہے نجاشی بادشاہ

حبشہ نی حضرت کی حضور مین موزی سیاہ بہیجی تہی حضرت نی اونٔ دونکو پہنا اور زرد موزہ کی بہی رخصت ہی اور سرخ موزہ بدعت ہی کذا قال الشیخ اور عالمگیری مین ہی کہ سرخ موزہ فرعون کا موزہ ہی اور سفید موزہ ہامان کا اور سیاہ موزہ علما کا اور ایک پاؤن مین موزہ پہنا مکروہ ہی اگر پہنی دونون پاؤن مین پہنی **جراب** پاؤن مین جراب پہنا درست ہی اور ایسیہی ہاتہ مین دستانہ **بچھونا** حضرت جس بستر پہ آرام فرماتی تہی وہ چمڑی کا تہا بیچ مین اوسکی چہال خرمی کی درخت کی بہری ہوے تہی اور آپ چٹائی پربہی لیٹی ہین اور نشان اوسکا پہلوی مبارک مین پڑگیا ہی اور فرماتی تہی کہ مثل میری مثل مسافر کی ہی کہ دہوپ مین چلتا ہو اور ٹہہری درخت کی سایہ مین ایک ساعت پہر چل نکلی اور اگر میسر ہو تین بستر تیار رکہی ایک اپنی واسطی دوسرا اپنی جورو کی واسطی کہ شاید کسی عذر سی الگ سووی تیسرا مہمان کی واسطی اور اسی زائد اگر حاجت وضرورت ہو تیار رکہی اور بی ضرورت اسراف مین داخل ہی اور جس بستر پر لکہا ہو الملک للہ اوسکا بچہانا مکروہ ہی **تکیہ** آپ کا تکیہ چمڑیکا تہا اوسکی بیچ مین چہال خرمی کی درخت کی بہری تہی اور آپ نی فرمایا ہی اگر تکیہ مہمان کو دیا جاوی وہ اوسی قبول کری رد نکری اور آپ نی فرمایا کہ مین نہین کہاتا ہون کہانا تکیہ لگائی ہوی اس سی معلوم ہوا تکیہ لگائی ہوی کہانا کہانا مکروہ ہی پردہ دراور دروازی پر بیدی لٹکانا بسبب ضرورت کی بغیر تکبر اور غرور کی درست ہی

فصل تیسری اس مین رنگ کا بیان ہی **مسئلہ** لباس سفید پہنا سنت ہی آپ کا لباس اکثر سفید ہوتا تہا اور لباس سفید کو آپ بہت دوست رکہتی تہے ابوداؤد نی روایت کی کہ آپ نی فرمایا ہی پہنو تم سفید کو اور کفن دو سپید کا اپنی مردونکو

مسئلہ عورتون کو کوئی رنگ ہو خام یا پختہ منع نہیں ہی مسئلہ کسم کا رنگا ہوا مرد کو
استعمال کرنا مختلف فیہ ہی بعضون کی نزدیک مباح ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر بعد بنی
کی رنگا ہو حرام ہی اور اگر قبل بنی کی دہاگا رنگا ہو مباح ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر بعد
اوسکی بو دور ہو گئی ہو درست ہی ورنہ حرام ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مجلسون اور محفلون
مین پہننا مکروہ ہی اگر گہر مین پہنی درست ہی اور یہی امام مالک رح سی منقول ہی اور
مذہب حنفی مین مختار کراہت تحریمی ہی مطلقا اور نماز اوسکو پہن کر مکروہ ہوتی ہی
مسئلہ مرد کو پہننا زعفرانی یا زرد رنگ کا کپڑا مکروہ تحریمی ہی اور مراد زرد سی زرد مائل بسرخی
ہی مانند سنہری کی اسلئی کہ پہننا زرد کا حضرت سی اور بعضی صحابہ سی منقول ہی کذا
قال مولانا محمد اسحق الدہلوی رح اور روایت ہی امام محمد رح سی کہ مرد کو ایام شادی مین
زرد رنگ کی رخصت ہی مسئلہ مرد کو سرخ رنگ سوای کسم کی استعمال کرنی مین
اختلاف ہی شرح نقایہ مین لکہا ہی کہ پہننا سرخ رنگ کی کپڑی کا کچہ مضایقہ نہین
ہی اور تحفہ مین حرام لکہا ہی اور یہی مختار ہی شیخ قاسم حنفی مصری کا اور بعضون نی
مستحب بہی لکہا ہی اور بعضی مکروہ تحریمی لکہتی ہین اور نماز اسکو پہن کر مکروہ ہوتی ہی
اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ آپ نی حلہ سرخ پہنا ہی اور حلہ عبارت ہی
دو کپڑون سی مثلا چادر اور تہ بند اور محدثین یہ لکہتی ہین کہ وہ حلہ سرخ رنگ
خالص نہ تہا بلکہ اوس مین سرخ دہاریان تہین مسئلہ استر سرخ ہو خواہ ابرہ خواہ
روئی حکم مین سب برابر ہین مسئلہ سیاہ رنگ کا کپڑا پہننا مستحب ہی اور آپ نی کمبل
سیاہ اور عمامہ سیاہ کا استعمال کیا ہی مگر ماتم اور سوگ کی واسطی سیاہ پہننا درست
نہین ہی اور بعضی فقہا نی جو سیاہ کپڑا پہننی کو بدعت لکہا ہی وہ غافل ہین فن حدیث

سی مسئلہ سبز رنگ کا کپڑا پہننا مرد کو درست ہی اور آپ نی سبز رنگ کی پوشاک پہنی ہے
کذا رُوِی ابو داؤد مسئلہ فرمایا مولانا رفیع الدین دہلوی رح نی کہ رنگ کسم جو مرکب ہو
وہ تین قسم پر ہی پہلی قسم وہ جو مخلوط ہو ساتہ سفیدی کی پس اگر سفیدی کم اور سرخی
غالب ہو اوسی زعفرانی کہتی ہین اور اگر سفیدی بہ نسبت زعفرانی کی زائد ہو مگر
سرخی سی کم ہو اوسی گلابی سیر کہتی ہین اور اگر سفیدی اور سرخی دونون برابر ہون
اوسکو گلابی نیم سیر کہتی ہین یہ تینون درجی حرام ہین اور اگر سفیدی غالب اور سرخی
کسم کی کم ہو ہندی مین پھیکا گلابی کہتی ہین یہ درست ہی اور ایسا ہی مباح ہی وہ
درجہ جو بعد اسکی ہو مانند پیازی کی دوسری قسم وہ جو مخلوط ہو ساتہ زردی کی پس
اگر زردی کم اور سرخی غالب ہو جیسی نارنجی یا زردی بہ نسبت نارنجی کی زیادہ ہو مگر سرخی
سی کم ہو جیسی سنہرہ یا زردی اور سرخی برابر ہون یہ تینون درجی حرام اور اگر
زردی غالب اور سرخی کسم کی مغلوب ہو مانند طلائی اور کیسری وغیرہ کی تو درست
ہی قسم تیسری وہ جو مخلوط ہو ساتہ نیل کے پس اگر نیلگونی کم ہو سرخی سی مانند عنابی
کی یا سرخی کی برابر ہو حرام ہی اور وہ رنگ کہ جس مین نیل زائد اور سرخی کم ہو مانند اودہ اور
بیجنی اور فالسئی اور کاسنی اور کوکئی وغیرہ کی وہ درست ہی قاعدہ اگر [illegible] رنگ دوسرا مانند
زرد و نیل وغیرہ کی کسم پر غالب ہو درست ہی اور اگر دونون برابر ہون یا کسم غالب ہو
نہین درست ہی انجام اسمین مسائل اور فوائد متفرقہ کا بیان ہی مسئلہ [illegible]
مین لکھا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی فرمایا کہ اتوار کو کپڑا قطع کرنی سی غم پیدا
ہوتا ہی اور دوشنبہ کا دن مبارک ہی اور منگل کو قطع کرنی سی وہ کپڑا چوری
ہو جاویگا یا آگ مین جلی گا یا پانی مین ڈوبی گا اور بدہ کو قطع کرنی سی [illegible]

مین فراخی کریگا اور جمعرات کو قطع کرنی سی رزق مین کشادگی ہوگی اور علم نصیب ہوگا
اور جمعہ کو قطع کرنی سی دولت زیادہ ہوگی اور عمر دراز اور ہفتہ کو قطع کرنی سی بیمار
رہیگا جب تک کہ وہ کپڑا اوسکی بدن مین ہوگا لیکن سند اس تفصیل کی حدیث سی
نہین ملتی ہی اس قدر البتہ حدیث مین آیا ہی کہ نیا کپڑا اگر میسر ہو جمعہ کو یا عیدین کو
یا بیت نماز کی پہنی کہ اس مین برکت ہی مسئلہ جو شخص کہ نیا کپڑا پہنی سنت یہ ہی
کہ اوسکو مبارکباد دین اور اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین جب کوئی صحابی نیا
کپڑا پہنتی تہی تو لوگ ان سی کہتی تہی اسی پرانا کرو اور اللہ اسکا بدلا دیوی یعنی تمہاری
زندگی زیادہ ہو کہ یہ کپڑا پرانا ہو اور اسکی مبلی اور ملی مسئلہ نیا کپڑا پہنتی والا وسن یا سورہ
انا انزلناہ ہلکی پانی پر دم کری اور اوس پانی کو کپڑی پر مارے اللہ تعالی برکت دیوےگا
اور جسوقت پہنی نئی کپڑی کی اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑہی اور ترمذی نی روایت کی ہی کہ
جب آپ نیا کپڑا پہنتی تہی اوسکا نام لیتی عمامہ ہوتا یا کرتا یا چادر اور فرماتی تہی۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ
الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا
صُنِعَ لَہٗ اور ابو داؤد نی روایت کی ہی کہ جو نیا کپڑا پہنی اور پہر کہی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ بخشی جاوین اوسکی اگلی پچہلی گناہ
اور بعد پہنی نئی کپڑی کی بہتر یہ ہی کہ نماز شکرانہ دو رکعت ادا کری مسئلہ سنت یہ ہے
کہ جسوقت کپڑی کو بدن سی اوتاری لپیٹ کی تہ کرکی رکہی ورنہ شیطان پہنتا ہی اور
موزہ کو بہی حفاظت سی رکہی مسئلہ بہتر یہی کہ پرانا کپڑا فقیر اور مسکین کو دیوی اور
پہنچی اہل وعیال مین جو مستحق ہو اوسکو دینا سب سی بہتر ہی کہ اسمین ثواب بہت ہی ف
اس رسالہ مین جہان لفظ آپ یا حضرت کی ہی مراد اوس سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و

ہین اور امام اعظم سی مراد امام ابوحنیفہ کوفی اور صاحبین سی مراد امام ابو یوسف اور
امام محمد علیہم الرحمۃ ہین **ف** جن کتابون سی مسائل اس رسالہ کی لکھی گئی ہین
اونکا نام لکھتا ہون اس غرض سی کہ اگر کسی کو کسی مسئلہ مین شک ہو تو انہین کتابونکا
تصفح کری وہ مسئلہ انشاء اللہ تعالی ہاتہ آویگا اور فقیر نی بنظر اختصار کی ہر مسئلہ کی ذیل
مین سند کو مذکور نہین کیا تفسیر فتح العزیز صحیح بخاری جامع ترمذی سنن ابی داود
سنن ابن ماجہ موطا امام مالک موطا امام محمد مشکوۃ شریف شرح مشکوۃ شریف شیخ
عبد الحق محدث دہلوی کی شمائل ترمذی شرح سفر السعادت شرح فقہ اکبر ملا علی قاری
کی کنز الدقائق جامع الرموز برجندی شرح مختصر وقایہ ابو المکارم شرح مختصر وقایہ
شرح وقایہ حاشیہ چلپی ہدایہ عنایہ کفایہ ترجمہ ہدایہ اشباہ حموی شرح اشباہ
درمختار طحطاوی حاشیہ درمختار قاضیخان عالمگیری قنیہ سراجیہ مجمع البرکات
نصاب الاحتساب رسالہ احکام اللباس تصنیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح
کا رسالہ احکام مہندی تالیف مرزا حسن علی مرحوم محدث لکھنوی کا معدن الجواہر
الحمد للہ کہ رسالہ سنہ بارہ سو ستر ہجری شہر جونپور مین بیچ مدرسہ جناب مستطاب متبع
سنت سالک طریقت بحر محیط کرم صاحب جود و نعم جناب حاجی محمد امام بخش
صاحب ادام اللہ الواہب کی تمام ہوا خدایا عوام کو اس سی فائدہ عام ہو
اور اس فقیر کا بخیر انجام ہو آمین یا رب العالمین بحرمۃ سید المرسلین و آلہ الطاہرین

تمت الطبع بعون تعالے رسالہ عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس الحریر
از مصنفات مولانا محمد عبد الحلیم مد اللہ ظلہ الکریم تصحیح سرآمد اذکیا صاحب ذہن رسا
مولوی وکیل احمد سلمہ اللہ الصمد تلمیذ خاص حضرت مصنف دام ظلہ در سنہ ۱۲۷۶ ہجری حلیہ انطباع پوشید